

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکیم الامۃ شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا جدید بیان

کشمیر لا تنسوھا

کا اردو ترجمہ

پیشکش: ادارہ الحر

بیان کی ابتداء محسن امت شیخ اسامۃ بن لادن رحمہ اللہ کی گفتگو کے ایک اقتباس سے ہوتی ہے۔

جس کا ترجمہ ہے:

"فلسطین میں ہمارے بھائیوں کے نام: ہم ان سے کہنا چاہتے ہیں، تمہارے بیٹوں کا خون ہمارے بیٹوں کا خون ہے اور تمہارا خون ہمارا خون ہے، پس خون کا بدلہ خون اور تباہی کا بدلہ تباہی ہو گا اور ہم اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ ہم تمہیں ہرگز تنہا نہیں چھوڑیں گے یہاں تک کہ ہم فتح یاب ہو جائیں اور یا اس چیز کا مزہ چکھ لیں جس کو حمزۃ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ نے چکھا تھا"

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ:

"بسم اللہ، والحمد للہ، والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ و آلہ وصحبہ ومن ولاہ

ہر جگہ بسنے والے میرے مسلمان بھائیوں!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعد:

آج میں آپ کے ساتھ 70 سال سے مسلسل جاری ایک سانحے پر گفتگو کرنا چاہوں گا۔ یہ کشمیر میں مسلمانوں پر برپا ہونے والا سانحہ ہے۔ اس سانحے کی شدت اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ مسلمان وحشی ہندوؤں کے مظالم اور سیکولر پاکستانی خفیہ ایجنسیوں کی خیانت اور ظالمانہ اقدامات کے درمیان پھنسے ہیں۔ اور یہ ایک مسلسل تکلیف ہے جس سے یہ مسلمان گزر رہے ہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم پوری قوت سے کشمیری مسلمانوں کے کاز کی حمایت کریں اور اپنی تمام تر تائید انکی نظر کریں اور اپنی تمام استطاعت کے مطابق انکی مدد کریں۔ بے شک ان کشمیری مسلمانوں کا درد ہمارا درد ہے اور انکے زخم ہمارے زخم ہیں اور انکے خلاف ہوئے تمام مظالم ہمارے اوپر کیے گئے مظالم ہیں۔ اور انکی عزتوں پر حملے ہماری عزتوں پر کیے گئے حملے ہیں۔ بے شک 'کشمیر' ہمارے دلوں میں خون رِستا ہوا ایک زخم ہے۔ اور خود اس میں ایسے کتنے ہی رِستے ہوئے زخم اور بھی موجود ہیں۔ یہ بھی ہم پر واجب ہے کہ ہم اس بات کا کھل کر اظہار کریں کہ کشمیر پر ظلم پوری امت پر ظلم ہے اور بالکل ایسے ہی جیسے دنیا کے کسی خطے میں مسلمانوں پر ہونے والا ظلم کشمیر کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والا ظلم ہے۔ بے شک ہم ایک امت ہیں، ہمیں زمینی سرحدیں، اور قومی تفرقات کسی صورت بھی جدا نہیں کر سکتے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ

یہ تمہاری امت ہے جو حقیقت میں ایک ہی امت ہے، اور میں تم سب کا پروردگار ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو

اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

کہ مومن مومن کے لیے دیوار کی مانند ہوتا ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں ملا دیا۔

اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ تمام مسلمانوں کا خون برابر ہے، اور ان کے ادنی شخص کی دی ہوئی امان ان سب پر ہے، اور اپنے دشمن کے مقابل وہ سب ایک ہی ہاتھ کی مانند ہیں۔

اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومنوں کی مثال انکی آپسی محبت میں، باہمی تعاون میں اور رحم دلی میں ایک جسم کی مانند ہے جیسے اس کے ایک عضو میں تکلیف ہوتی ہے تو اسے تمام جسم محسوس کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ عرب مجاہدین بھی افغانستان سے روس کی شکست کے بعد جہادِ کشمیر کا حصہ بننا چاہتے تھے۔ مگر امریکہ کی غلام پاکستانی حکومت اور فوج انکے راستے کی رکاوٹ بنیں۔ پاکستانی حکومت اور فوج کا مجاہدین کشمیر کے ساتھ بھی وہی برتاؤ ہے جو روس کے انخلاء کے بعد انہوں نے عرب مجاہدین، امارت اسلامیہ یا دیگر مہاجرین کے ساتھ کیا۔ پاکستانی فوج اور حکومت کی تمام تر دلچسپی مجاہدین کشمیر کو اپنے خاص سیاسی مقاصد کے حصول میں استعمال کرنے کی ہے۔ اور اپنے یہ مقاصد حاصل کرنے کے بعد ان مجاہدین کو دبا دینے یا ختم کر دینے میں۔ اور آخر میں بچتا ہے فائدہ اٹھانے والوں کا یہ خائن جتھہ جن کی جیبیں چوری شدہ اور حرام مال سے پُر ہوتی ہیں۔

(ادارہ السحاب کے خصوصی ذرائع سے حاصل شدہ قطعہ)

کلپ: اشفاق پرویز کیانی

پاکستانی فوجی سربراہ،

(پاکستانی فوجی افسران میں کی گئی گفتگو)

'نائن الیون کے واقعات نے اصطلاحات کو مکمل تبدیل کر کے رکھ دیا ہے، ہم نائن الیون کے پہلے اور بعد ایک طریقہ کار پر کاربند نہیں رہ سکتے۔ جو تحاریک نائن الیون سے پہلے آزادی کی جدوجہد کہلاتی تھیں، نائن الیون کے بعد وہ کچھ اور ہی ہیں، ہم ابھی تک مانتے ہیں کہ کشمیر کی تحریک آزادی ہی کی جدوجہد ہے مگر جب آپ کو اس پر کہیں سے کوئی مدد نہ ملے تو آپ کو اپنے معاملات میں سدھار لانا پڑتا ہے۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی جھجک نہیں ہے کہ ہم نے تحریک آزادی کشمیر کی حمایت ترک کر دی ہے کیونکہ یہی ہمارے قومی مفاد میں ہے۔

(شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ)

یہ پاکستانی خفیہ ایجنسیاں ہیں جنہوں نے صلیبیوں کو امارت اسلامیہ افغانستان اور اسکے مجاہدین کی وسیع معلومات فراہم کیں جنہوں نے القاعدہ اور امارت اسلامیہ کے مجاہدین کو گرفتار کیا، ان پر مظالم ڈھائے، ان کو عقوبت خانوں میں بند کیا، پھر ان کو صلیبیوں کے حوالے کیا، جبکہ ان مجاہدین کی اکثریت انہی کہ خفیہ عقوبت خانوں میں قتل ہوئی، انہی ایجنسیوں نے امریکیوں کو یہاں سیف ہاؤسز، خفیہ نجی عقوبت خانے، اسٹریٹیجک روٹس اور تمام تعاون مہیا کیا، ان کے افغانستان داخلے اور خروج کے لیے زمینی راستوں کی مکمل حفاظت کی پھر اس کے بدلے میں کثیر حرام مال حاصل کیا۔ تو یہ ایک ناممکن امر ہے کہ یہ ایجنسیاں کسی اسلامی کاز میں مددگار ہوں یا مسلمانوں کا تحفظ کریں یا انکی سرزمینیں آزاد کروائیں۔ ان کا ہندوستان سے تنازعہ بنیادی طور پر سرحدوں کی بابت امریکی انٹیلیجنس کا طے شدہ ایک سیکولر شیطانی الہام ہے۔ امریکی اور پاکستانی ایجنسیوں کے درمیان یہ نام نہاد فرق دراصل بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ ایک چور اور چوروں کے سردار میں فرق ہوتا ہے۔

جیسا کہ چوروں کا سردار چھوٹے چور کو کہتا ہے کہ میں نے تمہیں بہت پیسے دیئے مگر کام تم نے میرے لیے بہت کم کیا تو جواب میں چھوٹا چور سردار کو کہے کہ میں نے تمہارے لیے کام بہت زیادہ کیا ہے مگر تم نے پیسے بہت کم دیے ہیں مگر اس سب کے باوجود اس چور کی تمام تر وفاداریاں اس چور سردار کے لیے رہتی ہیں اور وہ جب بھی کام کرتا ہے اسی کے لیے کرتا ہے۔ اسی طرح پاکستانی خفیہ ایجنسیاں بھی امریکہ سے شکایت کرتی ہیں کہ تم انڈیا اور اس کے حواریوں کو ہم پر ترجیح دینے میں حد سے بڑھ رہے ہو اور امریکہ جواب میں کہتا ہے ہم نے تمہیں انفرادی اور اجتماعی ہر طور پر مسلمانوں کو مارنے کے لیے پیسے دیے ہیں اور تم اس کے باوجود ہم سے اور ہمارے ایجنٹوں سے لڑنے والوں کو مارنے میں سستی کر رہے ہو۔ لیکن اس سب کے باوجود ان دونوں کے تعاون پر مبنی باہمی تعلقات اس طرح پوری خوشحالی سے جاری رہتے ہیں۔ اور چوروں کا یہ جتھہ مسلمانوں کے خون، عزتوں اور شریعت کا کاروبار جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور یہاں میں اس خاص نقطے پر روشنی ڈالنا چاہوں گا کہ شریعت کی روشنی میں مجاہدین اور مسلمانوں کے لیے یہ بالکل جائز ہے کہ اسلام دشمنوں کے باہمی بغض وعناد سے فائدہ حاصل کریں چاہے یہ عداوت اکابر مجرمین اور انکی کٹھ پتلیوں کے درمیان ہو یا مشرقی اور مغربی بلاکس کے درمیان۔ لیکن جو بات شریعت کی واضح مخالفت اور تباہی کا قطعی راستہ ہے وہ یہ کہ آپ خود کو، اپنے رازوں کو، اپنے راستوں اور اہداف کو، اپنے فیصلوں کو ان عالمی اکابر مجرمین کے دم چھلہ چوروں کے جتھوں کے حوالے کر دیں۔ اگر پاکستانی حکومت اور فوج یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ امریکی پالیسیوں کے مخالف ہیں اور وہ ایک آزاد خود مختار ملک پر حاکم ہیں تو میں انکے سامنے دو سادہ سے سوال رکھنا چاہوں گا۔

۔ کیا پاکستانی حکومت اور فوج اس قابل ہیں کہ امریکی جاسوس ڈرون طیاروں کو اپنے فضائی حدود میں پرواز سے روک سکیں؟

2۔ کیا پاکستانی حکومت اور فوج اس قابل ہیں کہ اپنی زمین سے بلا روک ٹوک گزرتے ان اسٹریٹجک امریکی قافلوں کو روک سکیں جو افغانستان میں امریکیوں کی رسد کو جاتے ہیں؟

پاکستانی حکومت اور فوج تو آزادی کشمیر کے معاملے میں قابل اعتماد ہی نہیں ہیں۔ اس سچائی پر انکی ناکامیوں، شکست وریخت، بدعنوانیوں اور خیانتوں پر مبنی تاریخ شاہد ہے۔

(یہاں ادارہ السحاب نے بنگال میں بھارتی فوج کے سامنے ہتھیار ڈالنے اور کارگل میں اپنے مردہ اہلکاروں کی لاشیں واپس لینے کے مناظر پیش کیے)

اور ان 70 سالوں میں حاصل ہونے والی محض ایک چیز یہ کہ پاکستان سے بہت اقسام کا فساد کشمیر منتقل ہوا جن میں مورال کی کمی سیاسی، مالی اور اخلاقی فساد شامل ہیں۔ اور مسلمانوں کے دفاع سے متعلق پاکستانی فوج کی تاریخ کو دیکھا جائے تو یہ تاریخ بالکل سیاہ ہے۔ یہ وہ فوج ہے جس نے افغانستان کی تباہی میں امریکہ کی اعانت کی۔ جس نے بنگال سے ہند تک ہر محاذ پر محض ہتھیار پھینکے، جس نے بلوچستان میں مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ جس نے سوات اور وزیرستان کے باسیوں کو گھروں سے بے گھر کیا۔ یہ فوج کسی بھی جگہ مسلمانوں کے دفاع کے لیے قابل اعتماد نہیں ہے۔

لہذا جہاد کشمیر محض اللہ ہی کے لیے ہونہ کہ عالمی اکابر مجرمین کے مفادات کے تحفظ کے لیے، تو کرنے کا سب سے اہم کام یہ ہے کہ اسے پاکستانی خفیہ ایجنسیوں خصوصاً آئی ایس آئی کے چنگل سے آزاد کروایا جائے۔ میں اسے دوبارہ دہراتا ہوں کہ جہاد کشمیر محض اللہ ہی کے لیے ہونہ کہ عالمی اکابر مجرمین کے مفادات کے تحفظ کے لیے تو کرنے کا سب سے اہم، ضروری اور بنیادی کام یہ ہے کہ اسے پاکستانی خفیہ ایجنسیوں خصوصاً آئی ایس آئی کے چنگل سے آزاد کروایا جائے۔ اور اس آزادی کے بعد مجاہدین کشمیر اپنے فیصلے پوری آزادی اور استقلال سے محض شریعت کی روشنی میں کریں۔ اور اُس مرحلے پر مجاہدینکشمیر کو پوری یکسوئی اور وتندہی سے بھارتی فوج اور حکومت پر ضرب لگانی چاہیے، جس سے انکی معیشت، افرادی قوت اور سامان حرب کا شیرازہ بکھر جائے اور اسی عمل پر مجاہدین استقامت بھی اختیار کریں۔ اور اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ مجاہدین کشمیر کا پوری دنیا میں موجود اپنے مسلمان بھائیوں سے مضبوط رابطہ ہو۔ جس سے مجاہدین کشمیر دنیا کے مختلف خطوں میں ہونے والے جہادی بیداری کے ثمرات سے مستفید ہو سکیں گے۔ اور اسی طرح مجاہدین کشمیر کو دنیا کے مختلف خطوں میں بر سر پیکار مجاہدین سے بھی مربوط ہونا ہے اور اس بات کو قطعی کرنا ہے کہ انکی آواز ان سب تک پہنچ رہی ہے۔ حتی کہ مسئلہ کشمیر تمام امت مسلمہ کا ایک عمومی مسئلہ بن جائے اور جدید اہداف ومقاصد پورے تسلسل سے اسی روشنی میں آگے بڑھیں۔

یقیناً یہ پاکستانی خفیہ ایجنسیاں ہی ہیں جو کہ امریکہ کا بنیادی ہتھیار ہیں اور یہ مجاہدین کو بہر صورت یہ سب کرنے سے روکیں گی تاکہ مجاہدین انکے تحت ہی ان کا سیاسی سوداگری کا اوزار بن کر رہیں۔ مگر کشمیر، پاکستان اور ہر جگہ کے مجاہدین پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے جہاد کو محض شریعت کے تابع رہتے ہوئے آگے بڑھائیں۔ کسی صورت بھی مسلمانوں کے محرمات سے کھلواڑ نہ کریں، اور ایسی موجودہر کو تباہی کو ختم کریں، مسلمانوں کے اموال، عزتوں اور خون کا مسئلہ کوئی ہلکا لیا جانے والا مسئلہ نہیں ہے۔

"شیخ عطیۃ اللہ اللیبی تقبلہ اللہ کے بیان سے اقتباس"

مسلمانوں کے خون، اموال اور عزتوں کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہمارے لیے کافی ہے کہ 'ایک مسلمان کے قتل کے مقابلے میں اس تمام دنیا کا خاتمہ بھی اللہ کے نزدیک انتہائی غیر معمولی حثیت کا حامل واقعہ ہے' چاہے اس تمام دنیا کا خاتمہ ہو جائے، چاہے ہم مٹ جائیں، اور چاہے ہماری تمام جماعتیں اور منصوبے خاک میں مل جائیں مگر ہمارے ہاتھوں ناحق خون مسلم کا ایک قطرہ بھی نہ گرنے پائے۔ یہ معاملہ بالکل واضح اور بین ہے

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ:

یہ کسی طور بھی ممکن نہیں ہے کہ مرتد باپ کی سزا اسکے بیٹے کو دی جائے یا بے گناہ لوگوں کو محض شبہے کی بنیاد یا کمزور ثبوتوں کی وجہ سے قتل کیا جائے۔ اور نہ مسلمانوں کی مساجد پر بازاروں اور جمع ہونے جگہوں پر دھماکے کیے جائیں۔ یہ جرائم مجاہدین کی صویر داغدار کرتے ہیں۔ اور ان جرائم ہی کی وجہ سے عامۃ المسلمین کی توجہ امت کے اہم مسئلے سے ہٹ جاتی ہے اور وہ حکومتوں اور مغربی کٹھ پتلی میڈیا کی جانب متوجہ ہوتے ہیں اور ان کے پروپیگنڈا سے متاثر ہوتے ہیں۔ بالکل اسی طرح پاکستانی فوج، اسکی ایجنسیاں اور انکے تابع ذرائع ابلاغ اسی قسم کی غلطیوں کو جہاد کے خلاف بطور دلیل استعمال کرتے ہیں اور لاکھوں مسلمانوں کے خلاف کیے گئے اپنے جرائم کو درست ثابت کرتے ہیں۔ شرعی علم کا نہ ہونا مجاہدین کو قاتلوں اور جرائم پیشہ گروہوں جیسا بنادیتا ہے۔ پھر وہ بھی اغواء برائے تاوان اور بلیک میلنگ (blackmailing) جیسے جرائم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور بدقسمتی سے ایسے ہی کچھ گناہ اور امراض کچھ مجاہدین کی صفوں میں اب بھی موجود ہیں۔ اور ان کی بابت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ پر عملدرامد بے حد ضروری ہے۔ اور یہ اہم ترین فریضہ کسی سے بھی پہلے ہمارے معزز علماء کرام کا ہے، یہ ان پر فرض ہے کہ امت پر حق کو واضح کریں اور مفسدین کے پھیلائے شبہات کا ازالہ کریں۔ یہ انکی ذمہ داری ہے کہ امت کے سامنے واضح کریں کہ قیام پاکستان کے 70 سال گزرنے کے باوجود بھی شریعت کا قوانین اور معاملات میں کوئی وجود نہیں ہے۔ اور پاکستان کے دستور وقوانین سب کے سب شریعت سے واضح ٹکراؤ رکھتے ہیں۔

اے معزز علماء کرام!

امت پر واضح کیجیے، کہ افغانستان میں امریکہ کے خلاف جہاد بالکل ایسے ہی ہر شخص پر فرض عین ہے جیسا کہ اس سے قبل روس کے خلاف تھا۔ اور اگر مجاہدین یا خود کو مجاہدین سے منسوب کرتے کچھ لوگ غلطیاں کریں یا حتی کہ کوئی جرم تک کریں تو انکی اصلاح ضرور کریں مگر پاکستانی فوج اور خفیہ ایجنسیوں کو مت چھوڑ دیں جنہوں نے لاکھوں مسلمانوں کے خلاف ان گنت جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔

اے معزز علماء کرام!

امت کو یہ بتائیں کہ جس نے مسلمانوں کے خلاف کافر کی مدد وہ بالکل ویسا ہی کافر ہے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا،

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ

۔تم میں سے جو بھی ان میں کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے، اور امت پر یہ بھی واضح کریں کہ اسلام دعوت وجہاد کے راستے سے ہی غالب آسکتا ہے، یہ شرمناک جمہوری کھیل سے کبھی غالب نہیں آسکتا جس کی وجہ سے محض امت اپنی شریعت ہی سے دور ہوتی چلی گئی ہے۔

امت پر یہ بھی واضح کیجیے

کہ بے شک ہم ایک ہی امت ہیں، اور ہمارا جہاد ایک ہی جہاد ہے، اور امارت اسلامیہ افغانستان کی نصرت ہر شخص کا فریضہ ہے، چاہے وہ افغانستان میں ہو یا اس کے قریب، اور اس طرح یہ امت کے ہر فرد کا فریضہ ہے یہاں تک امریکہ، اسکے حلیفوں اور ایجنٹوں کو شکست دینے کے لیے مجاہدین کی تعداد کفایت کر جائے۔ اور یہ بھی کہ کشمیر، فلپائن، چیچنیا، وسط ایشیا، عراق، شام، جزیرۃ العرب، صومالیہ، مغرب اسلامی اور ترکستان میں جہاد ہر مسلمان پر

فرض عین ہے یہاں تک ان مسلم خطوں سے کفار کی غاصب افواج کو نکالنے کے لیے مجاہدین کی تعداد کفایت کر جائے۔

اور رہے آپ، اے کشمیر میں ہمارے لوگو! اللہ جانتا ہے کہ ہم آپکو کبھی نہیں بھولے، اور ہم آپ ساتھ کھڑے ہیں ہر وہ چیز لیے جو ہمارے اختیار میں ہے۔ چاہے ہم سب آپ کے لیے دعا کا اختیار ہی کیوں نہ رکھتے ہوں۔ اور بشارت ہو آپ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں کہ " میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ نے دوزخ کی آگ سے محفوظ کر لیا، ایک گروہ وہ جو ہند سے جہاد کرے گا اور دوسرا وہ جو عیسی بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کرے گا"

وآخر دعوانا عن الحمدللہ رب العلمین

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ